حرکۃ المجاہدین فی العراق

عراق

میں

اسلامی انقلاب کی تحریک

آیت اللہ العظمیٰ سید صدر الشہید کی تقریر

تاریخ شہادت ۲۴ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ

مترجم

حجۃ الاسلام مولانا شیخ محمد نجفی صاحب

امام مسجد مرکزی امام بارگاہ

لیاقت آباد ۱۰ - کراچی ۱۹

بسمہ اللہ قاصم الجبارین

مقدمہ

عراق میں اسلامی انقلاب کی تحریک

هم اپنی شرعی ذمہ داری کے پیش نظر آیت اللہ الامام السید محمد باقر الصدر کی اس آواز کو ملتِ مسلمہ تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ہماری تحریک کیلئے یہ بات باعث فخر ہے کہ ان وصیتوں کو آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ مسلسل جدوجہد... متواتر جہاد اور موثر کلمہ سے آیت اللہ الشہید کا مشن ہمارا مقصدِ حیات ہے۔ اس شہید کے خون سے اسلامی تحریک کو تقویت ملی ہے۔ اور یہ خون جلد ہی رنگ لائیگا اور تمام آزادی پسند اقوام کیلئے مشعل راہ ثابت ہوگا۔

امام صدر الشہید کی شہادت بذاتِ خود ایک عظیم انقلاب ہے چونکہ اس شہادت نے اسلامی تحریک کو ایک نئی راہ پر گامزن کر دیا ہے ایک ایسی راہ جہاں سے کامیابی کی منزل بہت قریب ہے۔ آپ کی شہادت

نے پیغام جہاد کا ایک ایسا مرکز قائم کیا جو ہمیشہ درس حریت و آزادی دیتا رہیگا اور ایک ایسی مستقیم راہ دکھائی جو کبھی مٹنے والی نہیں ہے ہم آیت اللہ شہید کی شخصیت کی وجہ سے اکرام نہیں کرتے، بلکہ اس لئے تعظیم و تکریم کرتے ہیں کہ وہ ایک عظیم رہبر اور مربی تھے اور ایک عظیم پیغام کے حامل تھے، اور وہ پیغام ابھی تک زندہ ہے اور زندہ رہیگا یہ پیغام اللہ کا پیغام ہے، اور اللہ ہمیشہ زندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (ہم نے کلمہ کو اپنے مرسلین بندوں تک پہونچایا کہ بیشک انہی کیلئے فتح وظفر ہے۔ اور یقیناً ہماری افواج کو ہی غلبہ حاصل ہوگا)۔ صدق اللہ العلی العظیم

اب یقیناً وہ اسلامی تحریک جس کی امام شہید نے ابتداء کی اور اپنے کو اس کی راہ میں قربان کردیا۔ وہ تحریک حتمی طور سے کامیاب ہوکر رہے گی۔ یہ تحریک ایک چھوٹا سا نمونہ ہے اس انقلابی تحریک کا، جو حضرت امام حسینؑ نے چلائی تھی ــــ اور اس شہید کا خون بھی ضرور رنگ لائیگا۔ اور ایک شعلہ و آندھی کے مانند اٹھ کر تمام طاغوتیوں کے محل کو خاک کرکے رکھ دیگا اور یہ ناحق خون مجاہدین کو درس عزم و جہاد دیتا رہیگا کہ وہ اپنی تحریک کو نکریتی طاغوتی حکومت کے خاتمہ تک جاری رکھیں یہاں تک کہ عراق میں اللہ کی حکومت قائم ہو۔

اے ہمارے قائد شہید تم کو اگر ظالموں نے پھانسی دیدی تو درحقیقت

انہوں نے اپنے تمام فرعونی نظام حکومت کیلئے دعوتِ مرگ دیا۔ اور اگر اس بات سے وہ لاعلم ہیں تو عنقریب کل کا اسلامی دن ان کو نہ بھولنے والا سبق سکھلائے گا اور وہ سب باتیں ہو کر رہیں گی جیسے وہ خواب و خیال سمجھتے ہیں۔ اور اللہ ہرگز غافل نہیں ہے ظالمین کے کرتوتوں سے۔

اے عراقی جیالو! اٹھ کھڑے ہو اور اپنے غیض و غضب کے شعلوں کو اور تیز کر دو۔ طاغوت نے ظلم و جور کو آخری حد تک پہنچا دیا ہے، صدر شہید کا خون ضرور رنگ لائے گا۔ دل کی دھڑکنیں تیز تر کر دی ہیں جلادوں کو قتل و تباہی کی بشارت ہو۔ طاغوت شرق و غرب میں جہاں بھی ہوں، نیست و نابود ہوں۔

اے جیالے مسلم قوم۔ اے اس مقدس جہاد کے پیشرو غازیو عظیم قائد و رہبر۔ ہمارے قائد شہید آپ سے مخاطب ہیں اور آپکو اپنی شرعی ذمہ داری کا احساس دلا رہے ہیں عراق میں اسلام اور مسلمانوں کی حالت ابتر ہے۔ ان کا دفاع کریں اور ہر جگہ جہاں بھی اسلام مدد کا طلب گار ہو مدد کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ والسلام علیکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام

علیٰ سیدنا محمد وآلہ الطاھرین وصحبہ المیامین

اے عراقی مسلمانو!

میں آپ سے مخاطب ہوں اے آزاد، باہمت اور جیالی قوم،
تمہارے عزم وہمت اور درخشاں تاریخ پر مجھے مکمل بھروسہ ہے۔
اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ہماری باہمت قوم کے دل محبت و
اخلاص سے مالا مال ہے) اور اپنے آپکو مرجع تقلید کا وفاشعار روحانی
باپ (مرجع تقلید) کو یقین دلایا ہے کہ اسلام کیلئے سب کچھ قربان
کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اور ان کے دل ایمان، ایثار اور تقویٰ سے پُر ہیں۔
انہوں نے ہم سے چاہا کہ میں ان کے ساتھ رہوں ان کو تسلی دیتا رہوں۔
اور ان کے قریب رہ کر ان کے دکھ اور درد میں شریک رہوں۔ بیشک قوم
کا درد ہمارا درد ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ تمہیں یقین دلاؤں اے وہ قوم جس سے ہمارا
باپ دادا کا تعلق رہا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہارے دکھ درد
میں برابر کا شریک ہوں۔ اور ہرگز تم سے جدا نہیں ہوں گا۔ تمہارے ہر
کٹھن مرحلے میں۔ اور تمہارے لئے میں اپنا آخری قطرہ خون کا اللہ کی
راہ میں بہانے کے لئے تیار ہوں۔

میں واضح الفاظ میں اربابِ اقتدار کے گوش گذار کرتا ہوں کہ یہ حکومت جو طاقت و قدرت کے بل بوتے پر گولی اور آگ سے عراقی قوم پر مسلط کی گئی ہے اور ان کے تمام آزادی کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ حتیٰ کہ مذہبی رسم و رواج پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ باتیں زیادہ دیر تک چلنے والی نہیں ہیں اور زیادہ عرصہ تک قوت اور ظلم و جور سے عوام کو نہیں دبایا جا سکتا۔ ظلم و جور کی سیاست فراعنہ اور ان جیسے ظالم و جابر حکام کا رویہ رہا ہے۔

اذان کو ریڈیو اسٹیشن سے نکالا گیا اور ہم نے صبر کیا۔

نماز جمعہ کو ریڈیو اسٹیشن سے ختم کیا گیا اور ہم نے صبر کیا۔

بہت سی مذہبی رسومات پر پابندی عائد کی گئی اور ہم نے صبر کیا۔

مساجد کو جاسوسی اور سی آئی ڈی کی آماجگاہ بنایا گیا اور ہم نے صبر کیا۔

عوام کو زبردستی بعث پارٹی میں شامل ہونے کو کہا گیا۔ اور اس سلسلے میں ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے اور ہم نے صبر کیا۔!

لیکن کب تک یہ ظلم و تعدی کا سلسلہ نہتے عوام پر جاری رہیگا تم اپنے حکومت کے دس سال کے طویل عرصے میں ایک آزاد فضا قائم نہ کر سکے تاکہ عوام اپنی پسند کی راہ اختیار کریں، پھر تمہارا کیا خیال ہے تمہاری حکومت کا دس سال کا طویل عرصہ گزر چکا مگر تم نے ابتک

عوام کو اپنی طرف مائل نہ کر سکے۔ تاکہ لوگ برضا و رغبت تمہاری بعث پارٹی میں شامل ہو سکیں، مگر تم نے جبر و تعدی سے اس پارٹی میں شامل کیا، اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

اگر حکومت عوام کی مرضی معلوم کرنا چاہتی ہے تو ایک ہفتہ کی عوام کو مہلت دی جائے اور ان پر ظلم و تشدد بند کیا جائے۔ انہیں آزاد ماحول میں اظہار رائے کا اختیار دیا جائے۔

میں تمام اربابِ اقتدار سے مطالبہ کرتا ہوں کہ مذہبی شعائر پر ہر قسم کی پابندی ہٹائی جائے اور ان کے مذہبی شعائر کو بجالانے میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔

اور مطالبہ کرتا ہوں کہ آذان و نماز جمعہ و دیگر مذہبی رسوم کو دوبارہ ریڈیو اسٹیشن سے شروع کیا جائے۔

اور میں بعث پارٹی سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ عوام کو زبردستی بعث پارٹی میں شامل کرنے کے سلسلے کو ترک کردیں اور زندگی کے ہر شعبے میں ظلم و جور سے باز آئیں۔

اور انسانی عزت و وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے تم سب سے مطالبہ کرتا ہوں کہ سیاسی تشدد سے باز آئیں اور تمام ناحق قیدیوں کو آزاد کردیں اور اس سلسلے میں کورٹ کے ناجائز فیصلوں کو کالعدم قرار دیں۔

اور آخر میں، میں تم سب سے مطالبہ کروں گا کہ عراقی عوام کو اختیار دیا جائے کہ وہ آزادانہ ماحول میں انتخابات کر کے اپنی پسند کی حکومت قائم کریں تاکہ وہ صحیح عوام کی نمائندہ شرعی حکومت ہو۔

مجھے معلوم ہے کہ یہ مطالبات مجھ پر بہت گراں پڑینگے اور عین ممکن ہے کہ میری جان بھی خطرے میں پڑ جائے۔ لیکن یہ مطالبات ایک فرد واحد کے مطالبات نہیں ہیں، بلکہ یہ مطالبات پورے عوام کا مطالبہ ہے اور تمام عراقی جیالوں کا نظریہ ہے، اور وہ قوم کبھی پیچھے نہیں ہٹتی جن کے دلوں میں محمدؐ و آل محمدؐ و اصحابِ رسول کی محبت کا دریا موجزن ہے۔ اور اگر حکومت ہمارے اس جائز مطالبات کو تسلیم نہ کرے تو میں عراقی عوام کو کہوں گا کہ وہ احتجاجی طور پر اپنے مطالبات کو جاری رکھیں اور اس راہ میں جتنی بھی قربانی دینی پڑے اس سے گریز نہ کریں کیونکہ یہ انسانی شرافت و عزت کا مسئلہ ہے اور یہی پیغامِ الٰہی اور عین اسلام ہے اللہ ہی توفیق دینے والا ہے

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

محمد باقر الصدر النجف الاشرف

۲۰ رجب المرجب ۱۳۹۹ھ

اپیل نمبر ۲:

اے ہماری پیاری عراقی قوم، اے عراق کی امت مسلمہ جنھوں نے اپنے عزت و وقار، آزادی اور اپنے عقیدہ کیلیئے صدائے احتجاج بلند کیا۔

اے عظیم عراقی قوم! تم سفّاک اور ظالم پارٹی کی وجہ سے انتہائی مشکلات سے دوچار ہو، چونکہ انھیں تمہاری ہمت اور حبّ آزادی سے خطرہ لاحق ہے اسی وجہ سے تمہیں مسلسل ظلم و جور اور قید و بند میں رکھتے ہیں۔ اس طرح وہ خیال کرتے ہیں کہ تمھارے عزم و ہمت کو دبا سکیں گے یہی نہیں اگر ان کا بس چلے تو تم سے تمہارا عقیدہ اور مذہب بھی چھین لیں اور تمھیں بے جان اور غیر متحرک گڑیا بنادیں تاکہ تم ان کے حکم کی آنکھ بند کر کے تعمیل کرو اور حضرت محمدؐ و حضرت علیؑ کی محبت کو دل سے نکال کر کافر عفلق اور بعث کی محبت کو تمھارے دل میں بٹھائیں لیکن عوام ہمیشہ ظالموں پر بھاری رہتے ہیں جتنا بھی ظلم و فرعونیت سے پیش آئیں ممکن ہے کہ عوام کسی وجہ سے صبر کرلیں۔ مگر سر تسلیم ہرگز خم نہیں کرتے اس طرح ظالموں کو معلوم ہوگیا کہ امت مسلمہ ابھی زندہ ہے اور اپنی آواز بلند کرسکتی ہے۔ اور اسی وجہ سے ان نہتے عوام پر ظلم و جور کا بازار گرم کیا گیا اور اس کی زد میں لاکھوں بے گناہ آگئے اس طرح کچھ قید و بند کے شکار ہوئے اور کچھ پر دردناک مظالم ڈھائے گئے اور بہت سوں کو تختۂ دار پر لٹکایا گیا اور لٹکایا جارہا ہے اور سرفہرست ان کے علمائے کرام ہیں جو روزانہ یکے بعد دیگرے شکنجے

اور کوڑے سے شہید ہونے جا رہے ہیں۔

میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ تم پر ظلم و جور کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اے ہماری پیاری قوم اور ہمارے باپ دادا کی قوم مجھے یقین ہے کہ تمہارے برگزیدہ علماء کی شہادت، تمہارے باہمت جوانوں کی شہادت۔ جو ظلم و جور کے کوڑوں سے شہید ہوتے ہیں، تمہارا عزم و ہمت اور بلند ہوگا اور حریت و آزادی کے راستے پر گامزن رہوگے اور یہ سلسلہ جاری رہے شہادت یا مکمل فتح تک۔

میں اعلان کرتا ہوں اے ہمارے پیارے بچو کہ میں نے شہادت کا عزم کر لیا ہے اور شاید یہ ہماری آخری آواز ہو۔ جو تم سن رہے ہو۔ قافلۂ شہداء کے استقبال کے لئے جنت کے دروازے کھل چکے ہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں مکمل فتح نصیب کرے۔ اور کتنی لذیذ ہے شہادت کہ جس کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہ ایک ایسی نیکی ہے کہ جس کے ساتھ کسی قسم کی برائی نقصان دہ نہیں ہے اور شہید کے جتنے گناہ بھی ہوں شہادت کے بعد معاف ہو جاتے ہیں۔

جتنے مسلمان عراق میں ہیں یا وہ عراقی جو عراق سے باہر ہیں ان سب پر فرض ہے کہ جتنا بھی ان کے اختیار میں ہے عراقی بعثی ظالم حکومت کے خلاف قدم اٹھائیں۔ اگرچہ ان کو اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونا پڑے۔ اور اپنی پوری کوشش سے عراقی مملکت اور مظلوم عوام کو اس غاصب اور بربری نظام حکومت سے نجات دلائیں اور ایک اسلامی نظام حکومت کو عراق میں

نافذ کریں۔

والسلام علیکم ورحمته... وبرکاته

۱۰ شعبان المعظم ۱۳۹۹ھ

محمد باقر الصدر

النجف الاشرف۔ عراق

بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ الطاہرین وصحبہ المیامین

اے ہماری پیاری عراقی قوم! اے عظیم قوم میں تم سے مخاطب ہوں، تمہاری زندگی کے اس کٹھن اور سخت وقت میں جس میں تمہاری حیات ایک جہاد ہے تمام گروہ اور طوائف عرب وکرد وسنی وشیعہ تم سب سے مخاطب ہوں۔ چونکہ یہ مصیبت کسی ایک خاص مذہب یا قوم سے متعلق نہیں ہے یہ زمانہ تمام عراقی عوام کیلئے مصائب وآلام کا زمانہ ہے تو ضروری ہے کہ تمام عراقی عوام بغیر تفریق مذہب و ملت اس جنگِ آزادی میں بھرپور حصہ لیں چونکہ اسمیں ہر شخص برابر کا شریک اور مبتلا ہے۔

سُنی بھائیو! میں تمہارے دکھ درد میں برابر کا شریک ہوں جسطرح میں شیعوں کے مصائب وآلام میں شریک ہوں۔

میں اتنا ہی تم دونوں کے ساتھ ہوں جتنا کہ تم دونوں اسلام کے ساتھ ہو۔ اور جتنا تم دونوں اسلام اور مسلمانوں کا درد اپنے دلوں میں لئے ہوئے ہو خاص کر عراقی مملکت اور عوام کی آزادی کے لئے کتنا۔؟ تمہارے دلوں میں جوش اور جذبہ ہے۔

بیشک طاغوت اور اس کے ماننے والے چاہتے ہیں کہ ہمارے سادہ لوح سنی فرزندوں کو یہ باور کرائیں کہ یہ مسئلہ سنی اور شیعہ کا ہے تاکہ اس قومی جہاد میں شیعہ بھائیوں سے الگ رکھیں جو مشترک دشمن سے لڑی جارہی ہے

میں واضح الفاظ میں آپکو آگاہ کرتا ہوں اے علیؑ و حسینؑ کے بیٹے اور اے ابی بکرؓ و عمرؓ کے بیٹے کہ یہ معرکہ شیعہ عوام اور سنی حکومت کے درمیان نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ سنی حکومت جو خلفائے راشدین کے زمانے میں تھی اور اسلام کے نام پر قائم ہوئی تھی حضرت علیؑ نے بھی خلیفہ اوّل کے زمانے میں اسلامی جنگوں کے مشوروں میں برابر کے شریک رہے اور خلیفہ اوّل کے ساتھ اسلامی فتوحات میں مکمل تعاون کیا۔ اس وقت ہم سب علم اسلام کو بلند کرنے کیلئے لڑ رہے ہیں اور اسلام کے جھنڈے تلے اکٹھا مصروف جہاد ہیں۔ لسانی اور مذہبی اختلاف کیلئے یہاں کوئی دخل نہیں۔ اگرچہ کہ اسلام کسی رنگ میں ہی کیوں نہ ہو۔

نصف صدی پہلے شیعہ علماء نے حکم جہاد صادر فرمایا تھا۔ اسلامی حکومت کو بچانے کیلئے جبکہ وہ حکومت خالصتاً سنی حکومت تھی۔ اس طرح لاکھوں شیعہ نکل پڑے اور اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کیں اور سنی حکومت کی حمایت و حفاظت کیا۔ کیونکہ وہ اسلامی حکومت تھی۔

آج کی عراقی حکومت سنی حکومت نہیں بلکہ اس کا اسلام و قرآن و سنت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اتفاق سے یہ افراد جو مسلمانوں پر مسلط ہو چکے ہیں سنی گھرانے سے تعلق ہے۔

سنی حکومت کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس کے افراد سنی والدین سے

پیدا ہوئے ہوں۔ بلکہ سُنّی حکومت یعنی حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی طرز حکومت جس کو عراق کے فرعون صفت حکام نے اپنے ہر ہر تصرفات سے پامال کر دیا ہے اور کر رہے ہیں اور نہ صرف بلکہ انہوں نے اسلام کی ہتک حرمت کی اور اپنے گھناؤنے اور پلید عزائم اور سازشوں سے حضرت علیؑ و حضرت عمرؓ دونوں کی حرمت کو یکساں طور پر روزانہ پامال کر رہے ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے اے ہمارے پیارے بچو! اور بھائیو کہ یہ لوگ تمام مذہبی عقائد و نظریات کو مٹا رہے ہیں اور شجر اسلام کی جڑیں کاٹ رہے ہیں جس کی آبیاری حضرت علیؑ اور حضرت عمرؓ دونوں نے کی تھی۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ملک کے کونے کونے میں شراب خانے اور سُور کی چراگاہیں ہیں۔

اور مزید برآں نائٹ کلبوں اور عیاشیوں کے اڈوں کا ملک بھر میں ایک جال بچھایا گیا ہے جس کی مذمت و مخالفت ہمیشہ سے حضرت علیؑ اور حضرت عمرؓ کرتے چلے آئے ہیں۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ سخت ترین ظلم و ستم عوام پر ڈھاتے ہیں اور روزانہ ان کے مظالم میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے اور عوام سے دور اپنے مضبوط قلعوں میں بند ہو کر لاکھوں جاسوسوں کی مدد سے عوام کے خون چوسنے کی تدبیریں کرتے ہیں جبکہ حضرت علیؑ اور حضرت عمرؓ عوام کے ساتھ گھل مل کر رہتے اور

ان کے دکھ درد میں شریک رہتے تھے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ان لوگوں نے حکومت کو اپنی موروثی جائداد بنا رکھا ہے اور اپنے خاندان کے تمام عوام پر ترقی و کامیابی کے دروازوں کو بند کر دیا ہے۔ سوائے ان چند افراد کے جنھوں نے اپنے دین و مذہب کو ان کے ہاتھ بیچ دیا ہے اور اللہ کی بندگی کو چھوڑ کر اپنے طاغوتی خداؤں کی پرستش اپنا شعار بنا لیا ہے۔

ان بعثی لیڈروں کو پتہ نہیں کہ انہوں نے اپنی گھناؤنی سازشوں سے خود اپنی بعثی اشتراکی پارٹی کے ماتھے پر بدنما داغ لگا دیا ہے کیونکہ انہوں نے ایک نظریاتی پارٹی کو ایک سازشی پارٹی بنا رکھا ہے اس کا کھلا ہوا ثبوت یہ ہے کہ عوام کو بہ جبر و اکراہ پارٹی میں شامل کرتے ہیں کیا یہ ایک محترم اور قانونی پارٹی کا رویہ ہو سکتا ہے؟

اے ہمارے بھائیو اور فرزندو، موصل اور بصرہ کے باشندو کربلا و نجف و بغداد کے جیالو، سامرا، اور کاظمین کے بہادرو اور عمارہ، کوت اور سلیمانیہ کے فرزندوں اور اے تمام عراقی عوام۔

میں سب سے عہد کرتا ہوں کہ میں تمھارا ہوں اور تمہارے لئے جی رہا ہوں اور تمہاری خدمت اس وقت اور مستقبل میں بھی ہمارا مقصد حیات ہے۔ پھر تم اپنی صفوں میں اتحاد قائم رکھو اور اپنی صفوں کو

مضبوط کرکے اسلام کے پرچم تلے جمع ہو جاؤ تاکہ متحد ہو کر عراق کو
ان فرعون صفت حکمرانوں سے نجات دلا سکو اور ایک آزاد و خود مختار
نظام کو بروئے کار لا سکو جس میں پرچم اسلام کے سایہ میں عدل و انصاف
کا دور دورہ ہو اور ظلم و جور کو ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیا جائے۔ تاکہ مختلف
قومیں اور مذاہب بھائی چارہ اور محبت کی فضا میں یکساں طور پر سانس لے
سکیں اور عدل اسلامی سے بہرہ ور ہو سکیں اور اسلامی تاریخ کو دوبارہ
زندہ کریں۔ والسلام علیکم و رحمتہ ... و برکاتہ

محمد باقر الصدر۔
نجف اشرف۔ عراق